ان کا تخاطب، اُن کا تکلّم

نذیر مجیدی (لاہور)

بزم وطن ہے درہم برہم ارض و سما میں برپا ماتم
موت العالم، موت العالم رنج سراپا، حزنِ مسلّم
آج فضا بے کیف یکدم آج نہیں پہلا سا دم خم
آج طبیعت ہے افسردہ کیسا نغمہ؟ کیسا ترنم
چشمِ فلک نے کس کو تاکا کس کا دیا ہے آج ہمیں غم
تیرِ قضا نے سونپ دیا ہے نالۂ پُرنم، گریۂ پیہم
رو رو کر اب یاد کریں گے ان کا تخاطب، ان کا تکلّم
ان کی بات نبات کی ڈلیاں ان کے قہقہے، ان کا تبسم
یوں تاریخ مجیدی کہدو سکتہ سا ہے طاری تاہم

رحلتِ سید و شیر مجسم
قائد افضل و دین مکرم

۱۳۸۱ھ

نجابت ہم، شجاعت ہم، خطابت ہم، صباحت ہم

خوشا مردے کہ بعد از مرگ خود نام نکو دارد!
ہے پنہاں شدار عالم دلے دلبار گرو دارد
وگرنہ ہر کہ آمد خیر عدم ہر گز نیا[illegible] ساید
بہار ہر کمالے واز دالے دوبدو دارد
نجابت ہم، شجاعت ہم، خطابت ہم، صباحت را
کجا یابد سے یکجاؤ گر صد جستجو دارد
عطاء اللہ از عشاق ختم المرسلیں آمد
زبانِ ساکنان ہندو پاک ایں گفتگو دارد
دہم تسکین دل خود راچو از مارفت آں شاہے
عطاء المنعم آں خلف الرشید ایں رنگ و بودارد
دعائے مغفرت از بااجابت از در مولے
پئے شاہ بخاری ہم شفیعش آرزو دارد

(مفتی محمد شفیع سرگودھوی رحمۃ اللہ علیہ)